فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

# نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے راستے میں کوڑا پھینکنے والی عورت کا واقعہ

**سوال:**

واعظین وخطباء اپنے بیانات میں اکثر یہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے راستے میں ایک عورت کوڑا پھینکتی تھی، ایک دن اس نے کوڑا نہ پھینکا تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے گھر کو صاف کیا، پانی وغیرہ بھرا، وہ عورت آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حسنِ اخلاق کو دیکھ کر مسلمان ہوگئی۔ اس واقعہ کی تحقیق مطلوب ہے، کسی کتاب میں ہے یا سنی سنائی بات ہے؟۔(ضیاء احمد، ملتان روڈ، لاہور)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

ہماری معلومات کے مطابق حدیث وسیرت کی مستند اور معتبر کتابوں میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے، یہ واقعہ ویسے ہی مشہور ہوگیا ہے، کسی بھی کتاب میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی، حتّٰی کہ معروف مراجع ومصادر میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا۔ بعض لوگ ایسی روایت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی بیان کرتے ہیں، لیکن ہمیں اس کا بھی کوئی حوالہ نہیں ملا۔

ایک وسیع المطالعہ بزرگ، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں سوال ہوا، اس کے جواب میں آپ نے لکھا: ''کوڑا کرکٹ ڈالنے کی روایت اس وقت یاد نہیں ہے (لہٰذا) اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، (فتاوی شارح بخاری، جلد 1، ص:415)''۔ ہر دور میں واعظین لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے اس طرح کے واقعات وضع کرتے رہے ہیں، اسی لیے مُحدثین کرام نے موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں۔ الحمدللہ علی احسانہٖ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت طیبہ کے سچے اور مستند واقعات بہت ہیں، ہمیں انہی واقعات پر اکتفا کرنا چاہیے، جھوٹ یا خلافِ واقعہ بات نیک نیتی سے بیان کی جائے یا بدنیتی سے دونوں صورتوں میں اس کا جواز نہیں بنتا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے: ''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ''۔

ترجمہ: ''جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کی، اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، (صحیح بخاری:110، 6197، صحیح مسلم:4)''۔ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ''كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ''۔

(جاری ہے۔۔۔)

ترجمہ:''کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ (تحقیق کیے بغیر) ہر سنی سنائی بات لوگوں کے سامنے بیان کرتا پھرے، (صحیح مسلم:7)''، یعنی محض سنی سنائی بات کو تیقُّن کے ساتھ حق اور حقیقت کے طور پر بیان کرنا درست نہیں ہے، البتہ جس سے سنا ہے، اس کے حوالے سے بیان کرے تو اس پر جھوٹ کا اطلاق نہیں ہوگا، اسی کو ہمارے ہاں اردو محاورے میں اس طرح تعبیر کرتے ہیں: ''دروغ برگردنِ راوی''، یعنی اس کو صحیح ثابت کرنے کی ذمے داری راوی پر ہے، میں یہ ذمے داری اپنے سر نہیں لیتا۔

''عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ''۔

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے صحیح بات بھی کہی، تو اس نے خطا کی، (سنن ترمذی: 2952)''۔ نوٹ: ''جُندب'' کے لفظ کو دال کی زبر اور پیش کے ساتھ یعنی دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔

24 اگست 2023ء

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی